

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 1

Time 02:21

۱۔ خیال کے آٹا سے؟

کائنات میں کوئی چیز نہ معنیٰ نہ ہیں۔ وہ تو کائنات میں کوئی واقعہ کوئی چیز ہے۔ اب معنیٰ نہ ہیں۔ وہ تو دو قسم کے معنی نکالتے ہیں یا اس خیال میں رحمان سے متعلق معنی نکلیں گے یا اس خیال میں شیطان سے متعلق نکلیں گے کوئی علوم ہیں یا ایک شیطانی علوم ہیں ایک رحمانی علوم ہیں اور جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے اس دنیا میں پیغمبر انہوں نے ایک ہی بات کہ بھائی رحمانی علوم سیکھو رحمانی علوم سیکھنے کے بعد ان پر عمل کرو تاکہ تم ان پر رحم طریقت ہو جاؤ اور شیطانی علوم نہ سیکھو اور شیطانی علوم پر عمل بھی نہ کرو اس لئے کہ اگر تم نے شیطانی علوم پر عمل کیا تو شیطانی علوم سے قریب ہو جاؤ گے ظاہر ہے جو بند شیطان سے قریب ہو جاؤ گا وہ رحمان سے دور ہو جاؤ گا اور جو بند رحمان سے قریب ہو گا وہ شیطان سے دور ہو جاؤ گا تو یہ خواب خیال کی بات آپ نے کہی ہے اب اگر ایک انسان کے خیال میں یہی ہے کہ پیسہ ... پیسہ ... پیسہ دولت ہے وقت ہے تو ظاہر ہے وہ خواب میں بھی دولت ہے دیکھو گا اور ایک آدمی کے ذہن میں پیغمبر کی تعلیمات اولیاء اللہ کی محبت اللہ کے رسول کی محبت وہ وقت اسی خیال میں رہتا ہے کہ اللہ کی محبت مجھ سے ہو جائے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جائے حضور آقا کی زیارت نصیب ہو جائے تو ظاہر ہے وہ خیالات جو وہ خواب میں بھی اس کے کام کریں گے تو ظاہر ہے اس خدو خال کو کہ جاتا ہے کہ یہ شیطانی خیال ہے تو جس شیطانی خیال میں پڑے گا کیا تعمیر کیا ہے تو کوئی خیال ہے معنیٰ نہ ہیں۔ وہ تو اس میں شیطانیت ہے تو یہ اس میں رحمانیت ہے تو یہ اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 2

Time 34:43

اگر مادی جسم کسی عضو سے محروم ہو جا ئے تو جسم مثالی پر کیا اثر مرتب ہو تا ہے ؟

ہات سارے لوگ ہر مجلس میں چونکے محض تشریف لا ئے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ بھائی نے جو سوال کیا ہے جسم مثالی اور مادی جسم میں کیا فرق ہے بھئی پچھلی کئی بار یہ بات بتا چکے ہیں کہ مادی جسم کی کوئی اپنی حقیقی حیثیت نہیں ہے مادی جسم ایک اور جسم کے تابع ہے جب کہ وہ جسم اس مادی جسم کو کھلاتا رہتا ہے متحرک رکھتا ہے اس جسم کے اندر حرکت ہوتی ہے اور جب وہ جسم مادی جسم سے اپنا رشتہ توڑ لیتا ہے تو مادی جسم کی کوئی بھی حرکت باقی نہیں رہتی اس میں روحانیت کا ایک اصول ہے اور ہر آدمی اس میں جو بھی جانتا ہے یا اس کو روحانی علوم سے کوئی بھی ملتی ہے تو وہ اس بات کو جانتا ہے کہ یہ مادی دنیا اور مادی دنیا میں تمام مادی اقسام انسان ہی نہیں اس سے مادی مخلوق اس میں درخت ہوں حیوانات ہوں چار پیروں سے چلنے والے حیوانات ہوں اور دو پیروں سے چلنے والے پرندے ہوں رینگنے والے جانور ہوں پیروں کے بل کھڑے ہوں والے جانور ہوں یا پیٹ کے بل چلنے والے جانور ہوں تو یہ سب اقسام ہیں لیکن یہ جانتے ہیں کہ یہ جتنے بھی اقسام ہیں ان کو کوئی چلا رہا ہے کوئی حرکت دے رہا ہے لیکن یہ حرکت مستقل نہیں ہے عارضی ہے تو جب کوئی چلا نہ والا اس مادی جسم کو حرکت نہیں دیتا تو یہ مادی جسم فنا ہو جاتا ہے اس کے اوپر موت وارد ہو جاتی ہے اس کے اندر سے حرکات و سکنات اس طرح ختم ہو جاتی ہیں اگر یہ چاہے بھی تو حرکت نہیں کر سکتے تو اس کی مثال آپ دیکھتے ہیں کہ جب کوئی بھی آدمی درخت پر ندپ چرندہ مر جاتا ہے تو اس کی جسمانی حیثیت جو ہوا ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جسمانی حیثیت برقرار نہیں رہتی تو کوئی ایک واقعہ پوری تاریخ انسانی میں ایسا نہیں ہے کسی مرد جسم نہ مرد جسم کسی کا بھی ہے چاہے حیوان کا ہو چاہے انسان کا ہو کسی مرد جسم نہ کوئی حرکت نہیں ہے وہی اور ایسی بھی تاریخ انسانی میں مثال نہ پیملتی کہ ایک درخت کو کاٹ دیا گیا اور سوکھ گیا یعنی کہ اس کی حیثیت ایک لاش میں ہوئی تو اس سوکھے ہوئے درخت میں سے کبھی کو کوئی شاخ نہ پیا ان تمام مثالوں سے ان تمام مشاہدات سے اور نور انسانی کی ان تمام تجربات سے یہ بات بار بار مانی پڑتی ہے کہ یہ مادی دنیا یہ مادی کسی دو سری ہستی کے حرکت دینے پر ہے اگر وہ حرکت نہ دے تو ان کی حیثیت بالکل ختم ہو جاتی ہے اس کی مثال آج کی سائنسی دور میں کیوں نہ آپ اس کو سمجھ سکتے ہیں ایک جانور کوئی بھی خرگوش ہو بلی ہو کوئی بھی جب ہم اس کے اندر چاہے بھر لیں تو وہ اچھلتا ہے بولتا ہے اور جب اس کے اندر چاہے ختم ہو جاتی ہے تو اس کے اندر کوئی حرکت نہیں رہے گا اور اگر اس کھلو نہ کے اندر چاہے نکال لی جا ئے یا سلز نکال لئے جائیں تو اس سیل کے اندر بھی برقی رو ہے اب اس کھلونے کی حیثیت ایک مرد لاش ہے اس کی مصف اس کے علاوہ کچھ بھی

نہیں دیکھ آپ اسے اٹھا کر باہر پھینک دیں تو جس طرح ایک کھلونا بغیر چابی کے نہیں چلتا اور اگر اس کے اندر چابی نہ ہو تو اس کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اسی طرح انسان کے اندر بھی ایک انرجی کام کر رہی ہے تو وہ انرجی جس کو ہم جسم مثالی کہتے ہیں اب جسم مثالی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اکہمارا جو جسم ہے مادی اس جسم کے بالکل مشافق یعنی ہاتھ بھی ہو گا آنکھیں بھی ہوں گی پیر بھی ایسے ہوں گے دماغ بھی ایسا ہو گا دل بھی ایسا ہو گا تو پورا ایک جسم موجود ہے اور وہ جسم اس مادی جسم کو طاقت اور انرجی منتقل کر رہا ہے پتہ چلتا ہے اور اس انرجی اور اس طاقت سے یہ ہمارا مادی جسم بنتا ہے دیکھتا ہے محسوس بھی کرتا ہے حرکت بھی کرتا ہے سو تا بھی جاتا ہے گتا بھی ہے اور کھاتا بھی پیتا بھی ہے ساتھ ساتھ ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ ہماری مادی جو زندگی ہے اس میں ہم دو طرح حرکت کرتے ہیں دو طرح زندگی کے تقاضے پورے کرتے ہیں دو طرح خون دوڑتے ہیں چلتے ہیں پھرتے ہیں تو یہ ہماری زندگی کے دورے ہیں جو ہم وقت ہمارے اندر کام کرتے رہتے ہیں ایک رخ ہے کہ ہم بیدار رہتے ہیں کھلی آنکھ سوچتے سمجھتے ہیں باہر و حواس عقل شعور کے ساتھ اس مادی جسم کے ساتھ چلتے ہیں پھرتے ہیں اور ہمیں مایاس مادی جسم کے احساسات سے پر اپنی زندگی گزارنی پڑتی ہے اگر کوئی آدمی انجانہ میں بھی پیر کے انگوٹھے میں سوئی چوبو تو دماغ جلدی سے محسوس کرتا ہے کہ کسی نے کوئی چیز چوبوئی ہے جب کہ دماغ اور انگوٹھا کا فاصلہ تقریباً پانچ یا چھ فٹ ہو تا ہے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اوپر ایسی صورت آتی ہے کہ ہمارے جسم مواصلے ہو جاتا ہے اس جسم کے اندر جو شعور کام کر رہا ہے وہ اس کو اگر مارا پیٹا جائے تو تکلیف محسوس ہو تی ہے جب وہ کسی آدمی سے ہاتھ ملا تا ہے حالانکہ مادی جسم کرنت پر پڑا ہوا حصہ ہے کیوں کہ دو سرے غیر مری جسم سے ہاتھ ملا تا ہے گلا ملت اپنا تو اس کی

Fleeing

وہی ہوتی ہے جو مادی جسم کی ہوتی ہے اسی صورت سے وہ معاورائی جسم کو گوشٹ پوست کے جسم کے الگ نکلتا ہے اور کچھ دہشت ناک پہلو اس کے سامنے آجاتا ہے اگر کتبہ ہوکتے ہیں اگر وہ کمزور دل کا ہے تو اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں اور جسم پسینہ سے شراب ہو جاتا ہے اور اس دہشت ناک میں اس کے مادی جسم پر اتنا دباؤ پڑتا ہے کہ اس کی آنکھ کھل جاتی ہے اور جب وہ بستر پر اٹھ کر بیٹھتا ہے تو اس کا دل دھک دھک کرتا ہے اور اس کی جسم پسینہ میں ہوتا ہے اس لئے ہماری زندگی اس مادی دنیا میں بھی ایک اس طرح ہے کہ ہم مادی وجود کے ساتھ یہ فکر بڑھا کر ٹائم اسپیس میں رہتے اور دوسری اس طرح کہ ہم مادی جسم کو چھوڑ کر ٹائم اسپیس سے آزاد ہو جائیں ہر آدمی اپنی زندگی میں خواب ضرور دیکھتا ہے الگ بات ہے

کہ یاد رہے نہ کہ لیکن ایسا ممکن نہیں ہوتا کہ کوئی آدمی پیدا ہوا ساتھ سال ستر سال میں اس کا ہوا اور ساتھ اور ستر سال کی عمر میں اس نے کبھی خواب نہ دیکھا ہو تو بہت سارے خواب آدمی کو نظر آتے ہیں خواب میں اڑتا بھی ہے، خواب میں بھی پانی بھی دیکھتا ہے خواب میں وہ اپنی عزیز رشتہ داروں سے ملتا بھی ہے خواب میں وہ پریشان بھی ہوتا ہے تو خواب میں وہ خوش بھی ہوتا ہے اگر خواب میں متحرک حسن کسی باغ میں سے گزارے تو اس باغ کی روشنائی اس باغ کے اندر درخت اس باغ کے اندر پھول اور اس باغ کے اندر پھولوں کی خوشبو اس کو خوش کرتی ہے اور اسی طرح بائبان سے گزارے تو وہاں کی دھوپ اس کو کرلگتی ہے تو وہ گرمی محسوس کرتا ہے یاب اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان جو ہے وہ مادی اعتبار سے تابع ہے کسی اندر جی کا کسی اگر کسی مادی جسم میں اندر جی اور طاقت ہے تو جسم متحرک ہے اور اگر اس مادی جسم میں طاقت اور اندر جی نہیں ہے تو وہ جسم مخفی ہے لاش ہے

## Dead Body

ہے وہ طاقت ہے اندر جی جو اس مادی جسم کو حرکت دے رہی ہے یا چابی بھر ہے اس کو روحانی لوگ جسم مثالی کہتے ہیں جسم مثالی کے بغیر اس مادی جسم میں کوئی بھی شے زندہ نہیں رہ سکتی جسم مثالی کے بغیر اس دنیا میں کوئی بھی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی شے حرکت ہے اس میتو یہ ثابت ہوا کہ جسم مثالی ایسی شے ہے اور ہمارا مادی جسم کو ہے وہ جسم مثالی ایک ریلی تحریک یا جسم مثالی کا ایک لباس ہے لوح و قلم میں جسم مثالی کو روح کا لباس کہلاتا ہے جس طرح ایک آدمی سوٹ پہنتا ہے سوٹ جب تک اس کے جسم پر ہے سوٹ کے اندر حرکت جسم کے تابع ہے ایک آدمی کو آپ کھڑا کر دیں اس کو آپ پورا سوٹ پہنا دیں اگر وہ آدمی کھڑا رہے گا تو سوٹ کے اندر حرکت اب وہ سوٹ کیڑے کا ہوتے کا ہے وہ کسی چیز کا بھی ہے سوٹ کی اپنی ذاتی حرکت کوئی نہیں ہے سوٹ کی اپنی ذاتی حیثیت کوئی نہیں جس آدمی کے اوپر وہ نہ سوٹ پہنا دیا ہے اگر وہ چلا گا تو سوٹ بھی چلا گا، اگر آدمی کھڑے ہو جائے گا تو سوٹ بھی کھڑا ہو جائے گا، سوٹ پہننے والا آدمی اگر ہاتھ ہلانے گا تو سوٹ کی آستین ہلانے گی اور اگر سوٹ پہننے والا آدمی آستین نہیں ہلانے گا تو سوٹ کی آستین نہیں ہلانے گی تو ثابت ہوا کہ لباس تابع ہے اس مادی جسم کے مادی جسم حرکت کرے گا لباس حرکت کرے گا مادی جسم میحرکت نہیں ہے وہی تو لباس میں بھی حرکت نہیں ہے وہ گیاب ہے اس کو دوسری طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک بہترین سوٹ پہننے کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے ٹائی بھی ہے ٹوپی بھی ہے اب سوٹ کو بالکل اسی طرح جس طرح ایک لیڈر آدمی ہوتا ہے چارپائی پر ڈال دیں بالکل اسی طرح جس طرح ایک آدمی کھڑا ہوا ہو یا ہے ایک لباس پہننے ہوئے ہوتا ہے تو اس کا لٹا کا دیں آپ

اس سے اگر ایک لاکھ مرتبہ بھی یہ کہیں گے کہ سوٹ کے اندر حرکت نہ ہو تو سوٹ کیت اندر حرکت نہیں ہو گی لیکن آپ جب اس جسم کو استعمال کر لیں گے اور جسم کے اوپر لباس ڈال دیں گے اب آپ لاکھ مرتبہ اس سوٹ سے یا اس روح سے یہ کہیں گے جب آدمی چلتا ہے تو اس کی ٹانگ ہلتی ہے اس کا لباس نہیں ہلنا چاہیے ایسا ممکن نہیں ہے جب آپ چلیں گے تو آپ کا پتلون کے ساتھ پورا بیچ ہلے گا جب آپ چلیں گے تو آپ کے پورا سوٹ کی حرکت آپ کے جسم کے تابع ہو کر حرکت کرے گی مطلب یہ ہے کہ لباس کی اگر جسم کے اوپر لباس ہے تو اس کی حیثیت ہے اور اگر جسم کے اوپر کوئی لباس نہیں ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اسی طرح اگر مادی جسم کو جسم مثالی نہ سنبھالا ہوا ہے تو جسم کی حیثیت ہے اصل جو ہمارا جسم ہے اصل جو میں ہوں میں سے مراد زید بقر جو بھی نام لے لے یاں وہ مادی جسم ہے اصل زید بقر جو بھی ہے وہ جسم مثالی ہے یعنی روح ہایک بھائی نہ سوال کے جسم مثالی کے تابع ہے مادی جسم اور اس کی حیثیت مادی لباس کی ہے اگر کسی آدمی کا ہاتھ کٹ گیا اگر کسی آدمی ٹانگ ٹوٹ گئی تو جسم مثالی کی کیا حیثیت ہو گی کیا جسم مثالی کا بھی ہاتھ ٹوٹ گیا سوال اگر آپ خود غور کریں تو جواب آپ کو مل جائیگا کوئی مشکل نہیں ہے بات یہ ہے کہ جب ہمارے سامنے یہ بات آگئی مادی جسم لباس کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو ایک لباس ہے ہم اس لباس کی آستین کاٹ کے پھینک دیتے ہیں اور ہمارے جسم کیا ہے مادی جسم موجود ہے ہم اور کپڑے بنوا لیتے ہیں ایک مادی جسم ہے آپ اس کیوں کہ جسم کو کوئی حصہ نہیں کاٹا اس لئے جسم بالکل اسی طرح اگر مادی جسم کٹ جاتا ہے کیوں کہ مادی جسم کی حیثیت رو لباس ہے تو جسم مثالی میں کوئی فرق نہیں ہے ہوتا اب رہا یہ کہ بھئی ہاتھ کٹا ہوا کیوں رہا ہاتھ کٹا ہوا اس لئے رہتا ہے کہ کوئی لباس ہم بنا لیتے ہیں تو اس کی پھر اس کی حیثیت آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی جاتی ہے وہ وجہ ہے جب کوئی آدمی مر جاتا ہے کوئی جسم مثالی اس کو زندہ نہیں کرتی حالانکہ مادی جسم سے جسم لباس جسم مثالی کی قائم رہے آدمی مرے نہیں سکتا مرنے والی آدمی جب ہے جب جسم مثالی یا روح اس مادی جسم سے لیکن کچھ بندہ اللہ کے زمین پر ایسے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی نشا نیاں چاہتے ہیں کہ اگر وہ جسم مثالی کا جو لباس ہے ذاتی حقیقی وہ کن فارمولوں سے بنا ہے اگر اس سے وہ واقف ہوں تو جسم مثالی کو اس بات پر مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ دوبارہ کٹے ہوئے ہاتھ کو اپنے جسم کے ساتھ پٹی کرے اور اسی ہاتھ سے کام لے تذکرے تاج الدین بابا نے حضور قلندر بابا اولیاء نے حضرات نانا تاج ناگپوری کی کرامت لکھی ہے ایک لنگڑا تھا بے سخیوں سے چلتا تھا ٹانگ سوخی ہوئی تھی وہ ناگ پور میں آکر پڑ گیا مہینہ گزر گئے کچھ بھی نہیں ہوا ایک دفعہ ناناج الدین کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے بڑے بڑے نام سننے ایسا کر دیتے ہیں ویسا کر دیتے ہیں اللہ کے ایسے بندے ہوئے ہیں جب جنہیں اللہ کے اختیارات اللہ کیا ایسے بندے ہوئے اگر وہ اللہ کے

حضور دعا کر دیں قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے میں اتنے دن پڑھتا ہوں گے کچھ بھی نہیں ہوا بڑی دھائی اس نے دی بت اللہ تعالیٰ کو یہ نشا نہ دیکھا نہ تھی کہ اللہ کے بند ایسے ہوتے ہیں رات کو وہ سو گیا سونے کے بعد اس نے خواب دیکھا کہ نا تا ج الدین کھڑے ہوئے ہیں اور اس کو دانٹ رہے ہیں اور ما رنے کے انداز میں جیسے بے ساختہ اٹھا کر اس کو مارنے کی کوشش کی اور یہ کہہ کر بھاگتا ہے نہیں بھاگتا تو اسی ڈر سے وہ خواب میں بھاگتا ہے تو خواب میں بھاگتا بھاگتا ایک جگہ گرا اور معلوم ہوا کہ یہاں سے دور جا کے بات یہ کہ جسم مثالی میں ایک صورت بد صورت تصویر بنا ئی اب وہ لا پر والی کی وجہ سے جس کا اکسرنٹ ہوا یا جس نے اکسرنٹ کیا اس کی لا پر والی کی وجہ سے اگر جسم مثالی کے لباس کی کوئی آستین پھٹ گئی یا کٹ کے گر گئی تو جسم مثالی کی اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ کو کرا مت ہو یا نہیں وہ یہی صورت حال ماں کے پیٹ میں بھی ہو سکتی ہے آپ نے دیکھا ہے جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو بہت سارے بچوں کی تو انگلی ہوتی ہے کسی کا سر بڑا ہوتا ہے کسی کا چھوٹا ہوتا ہے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے مرنے لگتا ہے کچھ بچے چھ مہینے کے چار مہینے کے ہوتے ہیں اس میں بھی ہوتا ہے کہ جا تا ہے اس کی عمر اتنی تھی اللہ تعالیٰ جو بچہ پیدا کرتا ہے حضور قلندر بابا اولیاء کے فرما کے مطابق اسکے اندر جو انرجی ہوتی ہے اس کے اندر جو کلو ریز ہوتی ہے اور اس کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو اس کی ذخیرہ پانچ ہزار سال تک پہنچتا ہے جو بھی صحت مند ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ پانچ ہزار سال کے مائے سال کے دن میں راتوں میں جو کلو ریز خرچ ہوتی ہے اس کا وسیلہ دے کر بھیجتا ہے اب انسان خماں خاں کی پریشانیوں سے خماں خاں کے وسوسوں سے مستقبل کے اندیشوں سے آپ نفرت حسد اور لالچ سے جب ان کلو ریز کو خرچ دیتا ہے تو پانچ ہزار سال میں کام آئے والی کلو ریز کا ذخیرہ یہی صورت حال پیدا نشی کمزور بچوں کی بھی ہے جب ماں کو سکون نہیں ہے تو تاجب ماں کا ذہن ذہنی خلفشار میں مبتلا ہوتا ہے تو جس نے بھی جس اعضاء سے جس میٹر سے وہ لباس اتارے کیوں کہ وہ میٹر ہی کمزور تو ایک کمزور ماں باپ کی اولاد کمزور ہے صحت مند ماں باپ کی اولاد کمزور ہے سوکھی جس میں دس بیماریاں لائق ہوں ان کے بچے بھی ویسے ہی ہوتے ہیں یہ جو کہ صاحب قدرت نے پیدا کر دی ماں دیا اب یہ کہ بچہ کمزور پیدا کر دیا یہ قدرت کے اوپر دوش آگیا قدرت کبھی نا مکمل کام نہیں کر سکتی بچہ بھئی کمزور یوں ہوتے ہیں بچے کے ماں باپ کے جسم مثالی کو ماں دی جسم کے بنانے کا جو میٹر ہے وہ کمزور ہے اب اگر ماں کا خون کمزور ہو گا تو بچہ کمزور ماں کے پیٹ میں اگر بچہ کو صحیح طور پر خون کی ترسیل نہیں ہو گی تو بچہ کمزور ہو گا ماں کو اگر ذیابطیس ہو گی تو بچہ کو بھی ہو گی تو میرے پاس پرانی بات یہ ہوتی ہے ابھی شاہی کا مسئلہ تھا جو لڑکا جس کی کا علاج نہ تھا لڑکی کے والدین بھی آئے تھیں لڑکے کو شکر تھی اب وہ شادی ہو گئی

شادی ہو نہ کہ بعد بچی پیدا ہوئی دو مہینہ تین مہینہ میں بچہ کی طبیعت بالکل خراب جب خون ٹیسٹ کیا گیا تو اس بچی کو شکر آئی توصاف میٹل سے بنتا جو میٹل اس کو پرو گرام کیا جاتا ہے اگر نوع انسانی کے اندر دہشت اور احساسات ہو نگے تو بچی کی دہشت گر ہو گی کمزور پیدا ہو گی میں نیب دیکھا کہ ایک بچہ بیس دن کا ایک مہینہ کا بچہ جب میرے پاس لایا گیا تو میں اخبار پڑھ رہا تھا اخبار جیسے میں نہ کھولا اخبار کھولنے کی بھی آواز ہو وتی تو اس اخبار سے بچہ ایسا اچھلا خوف زدہ ہو گیا اور ایسے بھی بچہ ہیں ان کو بری سے بری آواز سنا دوان کو ڈر نہیں لگتا اب اس ساری تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ یہاں جتنی بھی عورتیں بیٹھی ہیں ہمارے ذاتی حیثیت کچھ نہیں سب تا بع ہر روح کے جب تک جسم مثالی ہمارے اندر ہے ہم بیٹھے بھی ہیں ہم سن بھی رہے ہیں جسم مثالی سے مراد سب جسم مثالی ہی ہے ہم بیٹھے ہوئے ہیں سن رہے ہیں اور جب جسم مثالی نہیں ہو گا بیٹھے بھی ہو نگے تو لاش بیٹھے ہوئے ہوں گے اپنی نسل کے تحفظ کے لئے اور اپنی نسل کے سکون کے لئے صحت کے لئے تمام والدین پر فرض عائد ہے کہ وہ اپنی اصلی جسم سے واقفیت حاصل کرے اگر وہ اپنی اصل سے واقفیت حاصل نہیں کرے گا تو یہ پتا ہی نہیں چلے گا بیماری کیا ہے پتا ہی نہیں چلے گا کمزوری کیا ہے اور تو سب سے پہلے جو انعام اور اکرام اللہ کے طرف سے ملتا ہے وہ ہے اس کے اوپر سے جب وسوسوں کی اور وہ سکون سیاشنا ہو جا ئے اور اور پر سکون آدمی صحت ار ذہنی خلفشار آدمی کے ذہن میں زمین آسمان کا فرق ہے ذہنی خلفشار والا آدمی ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ ایک بیماری سے نکلتا ہے دو سری بیماری میں لگ جاتا ہے یعنی پر سکون آدمی ایک ایسا آدمی جس کو اطمینان قلب حاصل ہے اس کی صحت زیادہ اچھی رہے گی ہمارے اوپر لازم ہے کہ جس طرح ہم اس مادی جسم کی دیکھ بھال کرتے ہیں ، جس طرح ہم مادی جسم کے لئے غذا فراہم کرتے ہیں جس طرح ہم اس مادی جسم کے لئے لباس گرمی سردی کا انتخاب کرتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے اصلی جسم سے بھی واقف ہونا چاہیے اور اپنے جسم مثالی کو اہمیت دینی چاہیے جس کو روح کے ہا جا تا ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 3

Time 12:24

عقائد کا تعلق انسان کے جسم سے ہو تا ہے یا روح سے ؟

انسان کی زندگی کا جب مطالعہ کیا جا تا ہے اور انسان خود اپنی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ خود شعور کے دائرے میں داخل ہو تا ہے تو لا ملا اس کے سامنے یہ حقیقت آتی ہے کہ وہ محتاج ہے ہر قدم پر محتاج ہے تو جب وہ اس محتاج زندگی کو دیکھتا ہے تو اس محتاج زندگی سے گزارتا ہے تو اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ کوئی ہستی ایسی ہے کوئی طاقت ایسی ہے جس طاقت نے مجھے سنبھالا ہے اور جس طاقت کے آگے میں ہے بس وہ اسی طاقت کو تسلیم کرنا جو اصل ہے اب ماحول کی بھی بات ہوتی ہے ماحول میں اگر بت پرستی ہے شمار معاورائی طاقتوں کے اوپر ہے ارتقاء اور روحانی صورت ہے یا عارضی ہے جاننے پر مجبور ہیں اور سمجھنے پر مجبور ہیں کہ جسم طاقت ہے کیوں کہ انسان مجبور ہے اور انسان کی بھاگ دوڑ ایسی ہستی کے ہاتھ میں ہے جو نظر نہیں آتی اس لئے اس کو کسی ایک ہستی یقین رکھنے پر مجبور ہے اور یہ یقین جو اس میں عقیدہ میں ایک عقیدہ تو حید کا ہے اور ایک عقیدہ شیطانی کا اور ایک عقیدہ میں ہے کہ انسان ہمت ساری معاورائی کو قبول کرتا ہے جیسے ہندو میں ہیں ہمارے طاقتیں کا لی مائی ہے نہ مائیں دیوی ہے دیوی لاشمی تو ہے جو ہمارے شمار عقیدہ ایک ہے لیکن اس عقیدہ میں ہمارے طاقتیں زیر بحث آتی ہیں بعض ایسی ہیں کہ انہوں نے سب سے بڑا آقا کو سمجھا ہے تو ان کا عقیدہ ہے کہ آگ نے فائدہ پہنچا دیا اور یہ ہو گیا تو پتھر کے زمانہ میں لوگ پتھروں کو اس لئے مانتے تھے کہ اس میں قلم بھی ہے اسمیمو جو دگی بھی ہے تو عقیدہ جو ہے وہ ایک مجبوری ہے انسانی زندگی کی تو وہ عقیدہ ہے کیوں نہ ہو آپ اس کا نام رکھ دیں بھی ہے وہ بھی ایک عقیدہ ہے تو متوازن ہے لہذا نہیں ہوتا اس کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے اور اس کے زندگی کے تجربات ہوتے ہیں کہ میں جو کچھ چاہتا ہوں وہ نہیں ہوتا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں اپنی پوری کسی کام کا جب کوئی نتیجہ نکالا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معلولی جدوجہد کے بعد اور بعض اوقات نتیجہ سامنے بھی نہیں ہوتا اور بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے تو عقیدہ متبرک اس لئے ہوتا ہے کہ وہ بچپن سے ہی انسانی شعور میں داخل کر دیا جاتا ہے مثلاً جب مسلمانوں میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں آذان دی جاتی ہے اس پیدا ہونے کے بعد شعور پر جب پہلا نقش ابھرتا ہے وہ اس بات پر ابھرتا ہے کہ اللہ واحد ہے اللہ ہی خالق ہے اور اللہ نے ہی سب کچھ آپ کی زندگی میں دیا ہے میں اور اللہ ہی آپ کی زندگی کو سنبھالتا ہے اور جب تک وہ اور جب تک وہ زندہ رکھنا چاہتا ہے آدمی زندہ رہتا ہے اور جب تک وہ زندہ نہیں رکھنا چاہتا تو آدمی مر جاتا ہے ہندو کے یہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ بھجن گاتے ہیں گھنٹیاں بجاتے ہیں اسی صورت سے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ پانی کا چھٹا دیتے ہیں جس کے تو یہ عقیدہ اس لئے مندرجہ ذیل نہیں ہوتا کہ وہ بچپن کا پہلا نقش ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی



اپنی موجودگی کا جب آدمی مادری زبان بولتا ہاں اور و ہاں تیرا چو د ہاں سال کا ہوا جا تا ہاں اور ما دری زبان پو ری طرح سمجھتا ہاں بو لتا ہاں تو اس ہاں آپ دنیا ک ہاں کسی بھی تخت ہاں پر لیجا ئیں اور ما دری زبان ک ہاں ماحول س ہاں بالکل الگ کر دیں لیکن و ہاں مادری زبان کبھی نہ ہاں بھولتا مادری زبان جو ہاں و ہاں اس کو یاد رہتی ہاں اور و ہاں مادری زبان کو اسی طرح بولتا ہاں جس طرح اگر کسی وجہ س ہاں چند الفاظ اس کو نہ ہاں بھی آتے ہاں و ہاں بھول بھی گیا ہاں تو جیس ہاں ی اس ہاں و ہاں ما دری زبان کا ماحول ملے گا وہ چند دن میں بالکل اسی طرح مادری زبان بولے گا جیس ہاں ہاں بولتا تھا بچپن میں جو شعور واضع ہاں و جا تے ہاں یں یا شعور پر جو نقوش بن جا تے ہاں یں تو و ہاں کیوں ک ہاں انسان کی زندگی کی بنیاد ہاں شعور ہاں اس لئے و ہاں نہ یں بھولتا اور اسی عقید ہاں کی بھی ی ہاں صورت ہاں اور عقید ہاں میں جو کچھ ہاں تو تا ہاں اگر اس ک ہاں والدین کا شعور اور والدین کی روح اور والدین کی عقید ہاں تو تا ہاں اور ی ہاں وجہ ہاں ک ہاں ایک ہندو بچہ ہندو بو لتا نہ یں چھوڑتا ایک مسلمان بچہ مسلمان جا ن کر مذہب نہ یں چھوڑتا عقید ہاں جو ہاں و ہاں انسان کی بنیادی کمزوری ہاں بنیادی ضرورت ہاں بغیر عقید ہاں ک ہاں کو ئی آدمی نہ زند رہ سکتا ہاں نہ عقید ہاں شیطانی بھی ہاں تو تا ہاں ایک آدمی شیطانی عقید ہاں پر پیدا ہوا تو ظاہر ہاں اس ک ہاں ذہن میں اس کا عقید ہاں ی ہاں بن گیا ہاں ک ہاں جب تک تخریب نہ ہاں و جب تک لوگوںکو پریشان نہ کیا جا ئے جب تک لوگوں کو ستا یا نہ جا ئے کو ئی راستہ نکالے گا جس راستہ پر و ہاں چلے گا اس میں تخریب زیادہ ہوگی اور تعمیر کم ہوگی اور ایک اچھے خاندان کی اچھی قوم کا آدمی اچھے عقید ہاں کا آدمی جب و ہاں اس جگہ پر چلے گا اس ک ہاں ذہن میں تعمیر ہوگی تخریب نہ یں عقید ہاں اس لئے نہ یں ہاں تو تا ک ہاں و ہاں اصل میں بھٹی میں پڑا ہوا ہاں تو تا ہاں آدمی ک ہاں بھٹی میں پڑا ہوا ہاں و نہ کی وجہ س ہاں چھوڑنا اس ک ہاں لئے بہت مشکل ہوا تا ہاں اب ی ہاں جو صورت ہاں ک ہاں بھٹی بہت سارے مسلمان ہندو ہاں و جا تے ہاں یں بہت سارے ہندو مسلمان ہاں و جا تے ہاں یں بہت سارے مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائی ہاں و جا تے ہاں یں لا کھوں کی تعداد میں لا کھوں کی تعداد میں ی ہاں کو ئی پو چھنے والا ی کو ئی نہ یں ہاں گا ئوں ک ہاں گا ئوں قصہ ک ہاں قصہ اب ایک پتا نہ یں کتنے لا کھ مسلمان جو ہاں و ہاں عیسائی ہو گئے ہاں یں اور تبلیغ کی ایجا زت عیسائی کو بھی ہاں تو ان کی تبلیغ کا جو طریقہ ہاں عیسائیوں میں و ہاں ی ہاں ک ہاں ان کی خدمت کرتے ہاں یں ان کی ذمہ داری کرتے ہاں یں ان کا علاج کرتے ہاں یں ان کی بچوں کو ریا ضتیں دیتے ہاں یں ان ک ہاں بچوں کی تعلیمات کا انتظام کرتے ہاں یں اس ک ہاں نتیجہ میں ان ک ہاں اخلاق متاثر ہوا جا تے ہاں یں اور ما دری ضرورت پوری نہ کی وجہ س ہاں و ہاں اسلام کو چھوڑ دیتا ہاں تو ی ہاں شعور تو بہت ہاں ک ہاں صاحب مسلمان تبلیغ کرو ایثار کرو فلاح کرو لیکن ی ہاں بھی کو ئی ایسی تنظیم سمجھ میں نہ یں آئی جو ی ہاں تلاش کرے ک ہاں مسلمان کتنے عیسائی ہو گئے اب ی ہاں ک ہاں ایک عیسائی مسلمان کیوں ہاں و گیا اور ایک مسلمان عیسائی کیوں ہاں و گیا اس کی وجوہات ی ہاں ک ہاں جب کسی قوم کو کسی گروہ و ہاں کو نظر انداز کر دیا جا یا ہاں بحیثیت قوم ک

تو مثلاً کوئی کہتا ہے کہ چوہ دہری صاحب بیسے ما لک صاحب ہیں یہ سردار صاحب بیسے جو چوہ دہری صاحب ہیں ان کے پاس گھر بھی ہے ان کے پاس کھا نہ کو بھی ہے ان کے پاس گاڑیاں بھی ہیں اور ہماری صورت یہ ہے کہ ہم ان کی کہ بھائی ہیں ان کی طرح پڑھتے ہیں ان کی طرح مسلمان ہیں لیکن ہماری حیثیت سے بھی برتر ہے ہماری کوئی حیثیت ہے نہ میں بحیثیت مسلمان کہ تو انہوں نے بچپن میں ہی ان کے والدین نے نس نس میں ہی یہ عقیدہ کی کمزوری آجاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اسلام جو ہے وہ مساوات کا اجر نہیں بلکہ اسلام جو ہے وہ ایک معیاری مذہب ہے جس کے پاس گاڑیاں ہیں جس کے پاس بہت ساری زمینیں ہیں وہ معزز ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں ہے غریب ہے تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ جو اس کے عقیدہ میں جو استحکام پیدا ہوتا ہے عقیدہ میں اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور جب بھی وہ کمزوری کہیں سے ہوتی ہے وہ عقیدہ تو کہیں سے مستحکم ہوتا ہے نہ میں اس لئے آدمی ایک عقیدہ کو چھوڑ کر دو سرے عقیدہ میں چلا جاتا ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 4

Time 23:34

۴۔ ایک ہی وقت میں پیرو مرشد کے کئی مریدوں کو کیسے نظر آئے ہیں ؟

پیرو مرشد اللہ تعالیٰ کی عباہتوں اور مہر با نیوں کی وجہ سے بارش کی طرح ہوتا ہے بارش جب برستی ہے تو لا کھوں درخت پھاڑ ٹیلے جانور ہر چیز جو اس سے متاثر ہوتی ہے اب جب کوئی بندہ اپنے مرشد کا تصور کرتا ہے تو پیرو مرشد کے اندر سے روشنیاں نکلتی رہتی ہیں روشنیاں سب کے اندر سے نکلتی ہیں اب یہ کوئی پیرو مرشد ہے نہ میں نکلتی انسان بنا ہوا ہے رو شنی کا ہے آج سمجھنا مشکل نہیں تو دل خراب ہو جاتا ہے والخراب ہو جاتا ہے میں تو اس میں وہ بیٹری لگا ہے میں بیٹری چارج ہوتی رہتی ہے اور دل چلتا اڑتا ہے اور جب بیٹری چارج نہیں ہوتی تو دل بن ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کو چلا نہ والی جو چیزیں ہیں الیکٹرک سٹی ہے ویسے بھی آپ نے دیکھا ہوگا محسوس کیا ہوگا جب آدمی ایک چھوٹے سے بچے کو اپنے سینہ پر لٹاتا ہے یا سینہ سے لگاتا ہے تو باقاعدہ بچے کے اندر سے لہریں نکل کر سینہ میں جذب ہوتی ہیں وہ نظر آتی ہیں اسی طرح جب وہ ملتے ہیں تو وہاں بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز بیوی کے اندر سے نکل کر میاں کے اندر جذب

وہ رہی اور کوئی چیزمیاں کے اندر سے نکل کر میاں کے اندر جذب ہو رہی  
 تھی تو یہ جذبیت جو ہے یعنی لہریں یہ بیوی کے اندر سے شوہر کے اندر اور شو  
 ہر کے اندر سے بیوی کے اندر جذب ہو رہی ہے یا چھوٹے بچے کی لہریں جو ہم  
 محسوس کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارے طرف اشارہ ہے کہ انسان جو ہے وہ  
 بجلی کے علاوہ کچھ نہیں اس کو بھی الہ... کہ انسان زمین آسمان میں ہے  
 انسان بستے ہیں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب بیوی ہے  
 تو الیکٹرک سٹی تو موجود دور میں اتنے احساس کمرے بن گئے ہیں ان کمرے  
 میں فوٹو بھی لے لے ہیں اور اس فوٹو میں جلتے ہوئے آگوشن ہے اور وہ اس  
 طرح نظر آتا ہے کہ انسان کے اندر محیط ہو جاتا ہے پورے جسم کا فوٹو لیں گے  
 تو اس کی بے حوالہ نظر آتا ہے سج وک و اوراق کے ہیں اور ہمارے باہر عربی  
 زبان میں جسم مثالی بھی کہلاتا ہے اب یہ طے ہو گیا کہ انسان بجلی کے  
 علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کے اندر سے بجلی چلتی رہتی ہے تو اب مثلاً یہ  
 نہیں رہا کہ سو آدمی اس کے شاگرد ہیں یا ہزار آدمی شاگرد ہیں جب کوئی  
 مرید روحانی شاگرد اپنے پیرومرشد کی طرف توجہ دے گا تو دراصل اس  
 کے اندر سے جو روشنیاں نکل رہی ہیں تو ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اگر یہ  
 اب جنریٹر سے متعلق جتنے بھی بلب ہیں سو ہیں ہزار ہیں تو آپ یوں کہیں گے  
 کہ جنریٹر جو ہے استاد ہے اور بلب جو ہے ہیں اس کے شاگرد ہیں تو دو جنر  
 یٹر سے کثافت یا اندھیرے روشنی حاصل کرے اب جنریٹر جیسے ہی چلا گا  
 ہزاروں بلب روشن ہو جائیں گے اور جس بلب کے اندر روشنی کی طرف  
 متوجہ ہوئے وہ نہ کی صلاحیت ہوگی تو وہ نہیں چلا گا اب دیکھئے نہ بلب فیوز ہو  
 گیا تو یہ نہ دیکھئے نہ بلب کے اندر جو پیچھے سے صلاحیت آرہی ہے اب کیوں  
 کہ بلب کے اندر روشنی کو اب یہ ہے کہ محسوس ہوتا ہے نہ یہ پھر بھی آپ  
 اس کی مثال دے سکتے ہیں کہ جنریٹر کی اگر کیپٹسی کھو گئی تو جنریٹر جلا دے  
 گالیکن اگر ڈیرہ سو بلب اس کے اندر نوٹ کیا جائیں تو اس کا مطلب ہے  
 جس طرح جنریٹر سے نکلنے والی روشنی کو بلب اپنے اندر جمع کر کے اپنا مظا  
 ہر کرے گا تو اسی طرح اصل جنریٹر کی ساکت اور صلاحیت سے زیادہ غور  
 پڑ جاتا ہے کیوں کہ جنریٹر چلنا بند ہو جاتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ  
 جنریٹر نہ اس بات کو محسوس کیا ہے تو یہی پیرومرشد کا معاملہ ہے کہ کوئی  
 آدمی تصور کرتا ہے تو اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اس کی  
 طرف متوجہ ہے پیرومرشد تو عام آدمیوں سے اس کی حیثیت زیادہ ہوگی اور  
 اس نے محنت بھی کی قانون سے بھی واقف ہے اور اپنے پیرومرشد کے ویسے بھی  
 اثر پڑتا ہے ویسے بھی آپ دیکھئے گی ویسے بھی ایک ماں کو بچہ یاد کرتا ہے تو  
 ماں کے اندر اس کا اثر پڑتا ہے ماں بچہ کے یاد کرتی ہے اب مثلاً ماں یہاں ہے  
 آپ آپ چلا گئے امریکہ لندن اب یہاں آپ کی والدہ نہ آپ کو یاد کیا اور خدا  
 نخواستہ کوئی تکلیف ہے اور ذہنی مرکزیت ہے تو آپ پریشان ہو جائیں گے  
 آپ بار بار آپ ماں کا خیال آئے گا بار بار ماں کا چہرہ سامنے آئے گا تو تو ماں سے

کیسے بھی فون کریں گے تار بھیجیں گے اور ٹیلی فون پر جب آپ بات کریں گے تو آپ کو یہ پتا چلے گا کہ امان جو ہیں بیمار ہیں تو اسی صورت میں جب کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کا غیر اختیاری طور پر غیر اختیاری طور پر آجاتا ہے اور ماں اس بچے کی پریشانی محسوس کرتی ہے بلکہ اتنا زیادہ دباؤ اس کے اوپر پڑ جاتا ہے کہ وہ روزانہ لگتی ہے تو یہی صورت حال بکری کی بھی ہے، گاؤں کی بھی ہے، بھنس کی بھی ہے بلی اپنے بچوں کو یاد کرتی ہے بچے اپنے ماں کو یاد کرتے ہیں کیوں کہ جا نوروں میں یہ روشنی کا تباہی دلاؤ ہے اور پیرو مرشد کا اس مرید اس کا دوست متوجہ ہوتا ہے اب علم کی دو صورتیں ہیں اول علم کی ایک صورت تو اجتماعی ہوتی ہے مثلاً اس کے ایک ہزار شاگرد ہستو ایک ہزار شاگرد اس کے ذہن میں ہیاور اس کو نظر آ رہی ہے اور وہ محسوس کر رہا ہے کہ اس کو کوئی یاد کر رہا ہے اب وہ اتنا زیادہ اس کی پریکٹس ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو درد بھی نہیں کرتا اس لئے کہ وہ تسلسل اس کے مثلاً بچے ہیں آپ کے گھر میں پانچ چھ بچے ہیں وہ ہر وقت آپ کے سامنے رہتے ہیں آپ کو محسوس بھی نہیں ہوتا کہ بچے سامنے ہیں یا نہیں وہ شور مچاتے ہیں لیکن اگر وہی بچے آپ کی نظر سے اچھل جاتا ہے پھر آپ کو اس کی فکر ہو جاتا ہے گی کہ ہاں چلا گیا کیا ہو گیا تو پتا چلتا ہے کہ کرم میں ہی تو آپ آرام سے بیٹھ جاتے ہیں لیکن کوئی ایسی عجیب بات نہیں ہے کہ سو مرید بیٹھے ہوں تو میں پیرو مرشد کیسے فیض پہنچا رہا ہے اب ٹی وی کی مثال ہے کہ ٹی وی اسٹیشن پر سے پروگرام چلتے ہیں لا کھوں سیٹ ٹی وی پر وگرام آ رہے ہوتے ہیں تو جب مشین بھی مشین کے اندر لا کھوں تو جب ایک مشین مثال کے طور پر وہ چیز ہے مشین تو انسان کی بنا ٹی وی ہے پیرو مرشد سے رو شنیاں نکلتی ہیں منتقل ہوتی ہیں مرید میں جا رہے ہیں متوجہ ہو یا نہ ہو لیکن وہ متوجہ ہے اس میں یہ کہ ان رو شنیوں کا جو دباؤ ہے رو شنیوں کی جو طاقت ہے اس کی آدمی معنوس ہو جاتا ہے اور جیسے جیسے وہ معنوس ہوتا ہے اس کی ذہنی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی صلاحیت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ عام جو حالات کی منتقلی ہے لوگوں کی، درختوں کی، پرندوں کی، اسی طرح ہٹ کے زیادہ خیالات ہونگے اور کیسے کیسے خیالات دور ہوں گے اس کی روحانی ساکت بڑھتی ہے پیرو حانی ساکت سے مراد یہ ہے کہ پیرو مرشد کی جو طرز فکر ہے اس طرز فکر سے اب ہمارے ہاں بڑا شور ہوا کہ صاحب کسی نہ کہ دو سال ہو گئے کسی کو پانچ سال ہو گئے کسی کو تین سال ہو گئے میں کیا ملا میں کیا ملا میں کیا ملا تو میں نہ لوگوں کو بیٹھا یا اور بیٹھا کر بہت آرام سے پوچھا کہ بھئی تم میں کتنے دن ہو گئے کہ جی دو سال ہو گئے بھئی دو سال پہلے کی زندگی تم میں یا نہ تو بتاؤ اب وہ یہ سوچو کہ دو سال پہلے تمہاری خیالات کس قسم کے تھے تمہاری طرز فکر کس قسم کی تھی دو سال پہلے تم میں کتنا سکون تھا یا نہیں تھا دو سال کے اندر تمہارا سکون بڑھا یا کم ہوا دو سال کے بعد تمہارا اللہ سے اللہ کے

رسول سدؑ محبت ؑو ئی محبت میں اضا فؑ ؑوا دو سال یا تین سال ؑ وقفہ میں  
تمہارؑ اندر جو دنیا کا لالچ تھا حسد تھا قامؑ تھی ایک دو سرؑ کو غصہ ؑر نہ ؑا  
جو تمہارؑ اندر جذبہؑ تھا اس میں کمی ؑو ئی تو جتنہؑ بھی لوگ سلسلہؑ میں  
داخل ؑو ئؑ اور جتنہؑ بھی لوگ شامل ؑو ئؑ تو وہ ؑہ ؑہؑ پر مجبور ؑو ئؑ ؑہ  
ہمارؑ اندر دو سال ؑہ اندر ہمارؑ اندر تبدیلی ؑو گئی تو جب میں نہؑ ان سدؑ ؑہ  
ؑہ دو سال ؑہ اندر تمہارؑ اندر تبدیلی ؑو گئی جب ؑہ تم نہؑ کچھ کیا بھی نہؑیں  
سبق بھی پو ری طرح نہؑیں پڑھا جو سلسلہؑ ؑہؑ جو معاملات ؑیں اس میں بھی  
تم نہؑ دلچسپی نہؑیں لی محض اتنا ؑہ تم نہؑ یہ سو چا ؑہ ہمارا اس تعلق قائم ؑو  
گیا تو اس تعلق کی بنیاد پر جب خود تمہارؑ اندر تبدیلی ؑو گئی تو اگر تم واقعی  
ہی تم مراقبہؑ بھی کرتے ؑو تو پیرو مرشد کا فیض حاصل ؑر نہؑ کا محبت ؑر نہؑ  
کا جائزہؑ کا جو منصب ؑ بھی ؑرتےؑ تو اس صلاحیت میں بھی تمہارؑ اندر سب  
کچھ کیسہؑ آتا ایسہؑ ہی آپ دیکھیں ؑہ ایک گھر ؑہ والدین لڑتے رہتے ؑیں  
حالانکہ والدین یہ چاہتے ؑہ میں ؑہ ہمارے بچے نہؑ لڑیں لیکن جب والدین کو بچے  
لڑتے ؑو ئؑ دیکھتے ؑہ میں تو بچےؑ بھی لا ملا لڑتے ؑہ میں ماں باپ زور سدؑ بات ؑرتے  
ہیں تو جب بچےؑ زور سدؑ بات ؑرتے ؑہ میں تو ماں باپ ان کو ڈانتے ؑہ میں ؑہ زور سدؑ ہو  
لنا بری بات ؑہ لیکن ماں کی طرز فکر ؑہ زیادہ اونچی ہو لہؑہ کی تو اس ؑہ  
باوجود والدین بچےؑ کو مارتے ؑہ میں ؑہ تم زور سدؑ نہؑیں ہو لو تو بچےؑ زور سدؑ نہؑیں  
ہو لہؑہ گرمی اگر پہلو چل رہی ؑہ میں تو اس سدؑ بھی آپ متاثر ؑو ئؑہ میں اور  
اگر سردی ؑہ میں تو اس سدؑ بھی آپ متاثر ؑو ئؑہ میں سب کا ؑہ میں آپ چلے جائیں  
اس سدؑ بھی آپ خوش ؑو نگےؑ اب آگ بڑھ رہی ؑہ میں اس سدؑ بھی آپ متاثر ؑو ئیں  
گےؑ جاں چیز ہر آدمی ہر مخلوق متاثر ؑہ میں جو بھی اس ؑہ اندر چیز ؑہ مثلاً آپ  
ؑہ اندر اور ہر آدمی جو آپ ؑہ قریب ؑو گا اس سدؑ متاثر ؑو نگےؑ برف ؑہ اب  
برف ؑہ اندر ٹھنڈک ؑو تی تو برف ؑہ پاس جائیں کتنا ہی آپ چاہیں برف کی  
جو سردی ؑہ وہ ؑہ میں محسوس ؑو سکتا ؑہ دھوپ میں آپ کھڑے ؑو جائیں  
کتنا ہی آپ چاہیں دھوپ آپ کو نہؑ لگےؑ تو وہ یہ ممکن ہی نہؑیں ؑہ دھوپ  
کی تپش سدؑ آپ متاثر ضرور ؑو ئیں گےؑ ایسی آپ درکٹ کیےؑ نیچے چلی جائیں  
تو صرف دس قدم کا فاصلہ ؑہ میں اور دس قدم ؑہ بعد دھوپ ؑہ میں اور دس قدم پر  
سایہ ؑہ میں تو دس قدم اتنا نمایاں فرق پڑ جائےؑ گا ؑہ آدمی درخت ؑہ نیچے سکون  
ملاؑ گا تو صرف دس قدم کا فاصلہ ماحول ایک ہی ؑہ میں تو اس کا مطلب یہ ؑہ  
ؑہ آدمی کو تو درخت بھی متاثر ؑرتی ؑہ آدمی کو تو ؑوا بھی متاثر ؑرتی ؑہ  
آدمی کو تو مو سم بھی متاثر ؑرتا ؑہ میں تو ایک پیرو مرشد جس میں اللہ تعالیٰ  
ایسا بھی ؑو تا ؑہ میں مرید میں اور پیرو مرشد میبایک طرز فکر کا ہمت بڑا  
خلاء یعنی ایک بچہ ؑہ وہ رو حانیت کی باتیں ؑر ؑہ روحانیت ؑہ راستہ پر جا تا  
ہےؑ لیکن اس ؑہ ماحول میں یہ یقینی ؑہ میں اس ؑہ ماحول میں پریشانی ؑہ میں اس  
ؑہ ماحول میں انتہائی درجہ لالچ ؑہ میں تو ایسا بھی دیکھا گیا ؑہ وہ گھر کا ماحول  
جو ؑہ میں اس بندہؑ کی جتنی بھی جدوجہد ؑو تی ؑہ میں کو شش اس کو ؑر نہؑ ؑہ

لئے اور با لآخر ایسا وقت آتا کہ وہ اپنے پیرو مرشد سے رشتہ توڑ لیتا کہ اس کی سمجھ میں ہی کچھ نہیں آتا کہ میں دیکھتا بھی ہوں میں آسمان کی سیر بھی کرتا ہوں میں نہ زیارت بھی کی کہ لیکن اس کی با وجود ذہنی سکون کہ جب کہ منشا یہ دیکھنا نہیں منشا ذہنی سکون حاصل کرنا تو وہ ذہنی سکون کہ چکر میں اتنا زیادہ بہ سکون ہو جا تا کہ با جود اس کہ اتنا زیادہ بہ سکون ہو جا تا کہ سلسلہ کو چھوڑنا پڑتا کہ ایسے بہت سارے حضرات کہ اب یہ کہ ایسا کیسا ہو سکتا کہ دیکھ بھال کر کہ وہ سلسلہ میں سے ہی نکل جا تا کہ اس کی مثال یہ کہ حضور پاک کہ زمانہ میں ابو جہل کی مثالیں ہیں اور دو سرے لوگوں کی مثالیں ہیں کہ وہ رات دن حضور پاک کی خدمت میں لگے رہتے تھے رات دن حضور پاک کی گفتگو بھی سنتے تھے وہ بھی دیکھتے تھے کہ جو لوگ رسول اللہ کی صحبت میں آگئی اور جن لوگوں نے رسول اللہ کہ لئے وہ با وجود اسکے کہ مالی اعتبار سے لیکن اس کہ با وجود وہی جو طرز فکر ان کہ اندر بہ یقینی کی شک اور شبہ کی وہ رسول اللہ کہ قریب نہیں آئے ان کہ اندر نور نبوت کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود تھی اور سارے حضور پاک اور ایسے لوگ جنہوں نے شک و معجزہ دیکھ لیا اور اس معجزہ کو بھی انہوں نے یہ کہ محمد اتنا بڑا جا دو گر کہ چاند بھی دو ٹکڑے کر دئے تو یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی کہ چاند پر جا دو کس طرح ہو سکتا کہ اگر چاند پر جا دو ہو گا تو زمین کی بیس پر ہو گا زمین کیوں کہ ان کے اندر خاندان طرز فکر اتنی زیادہ غیر یقین کے شقوق شبہات داخل ہیں کہ یقین کا کوئی بھی حصہ ان کے اندر داخل نہیں اور اب وہ معجزہ دیکھنے کے بعد بھی وہ نہیں صرف مسلمان نہیں ہوئے بالکل تو یہ کوئی عجز بہ بات نہیں کہ کہ کیسے اتنے آدمی کو فیڈ کر دیتا کہ بھئی پیرو مرشد اس کی اتنے آدمیوں کو فیڈ کر دیتا کہ جیسے بجلی گھر اب پیرو مرشد سے نکلنے والی لہریں اب چو نکے لہریں نکل ہی رہی ہیں اس لئے وہ لہروں کی طرف متوجہ ہو تا کہ اختتام